درمدح سیدۂ عالمؑ

انیسِ عصر سید مہدی نظمیؔ اجتہادی

آیۂ تطہیر کا روشن چراغ — فاطمہؑ معصوم پیغمبرؐ کا باغ
گھر کے کاموں میں خدیجہ کی خرد — حق کے کاموں میں محمدؐ کا دماغ
آج بھی غیبت میں ہے جلوہ فگن — فاطمہؑ کی آنکھ کا روشن چراغ
بابِ شہرِ علمِ پیغمبر کے پاس — رکھ دیا قدرت نے دانش کا چراغ
حق کے شاہیں کی طرح افلاک میں — اڑ نہیں سکتا کبھی باطل کا زاغ
خیر کی پُر نور آنکھوں کی نظر — شر کے چہرے پر لگا دیتی ہے داغ
فاطمہؑ کی تربیت کا آئینہ — زینبؑ و شبیرؑ وشبرؑ کا دماغ
شہرِ عصمت میں فروزاں ہوگئے — جس کے خوں کی دھار سے گیارہ چراغ
چادرِ تطہیر کی وسعت سے پوچھ — بیکراں ہے نورِ زہراؑ کا ایاغ
قبرِ نظمیؔ میں چراغاں کرگئے — ماتمِ شبیرؑ کے پُر سوز داغ

****

اسلام میں بتولؑ کا حصہ تو دیکھئے — یثرب سے کربلا کا نظارہ تو دیکھئے
کہنہ ردا میں جس نے بہتر رفو کئے — زہراؑ کی زندگی میں سلیقہ تو دیکھئے
باقی رہی یزید کی شاہی نہ تختِ شام — زورِ کلامِ دخترِ زہراؑ تو دیکھئے
آزادیٔ نساء کے تصور کی حد ہے کیا — بنتِ نبیؐ کے گھر کا طریقہ تو دیکھئے
کیا ہل اتیٰ کی بات کہ شفقت کی راہ میں — خیرات کرنے والوں کا روزہ تو دیکھئے
افضل ہے اپنے حال سے در کے گدا کا حال — انسانیت کا پہلا تقاضہ تو دیکھئے
زہراؑ کے گھر میں آتی ہیں جنت سے نعمتیں — گھر میں علیؑ کے عرش کا زینہ تو دیکھئے
کشتی ہے اہلبیتؑ کی، نظمیؔ کو خوف کیا — سیلاب ہوں ہزار، سفینہ تو دیکھئے

****

زہراؑ کا افتخار شہ بو ترابؑ ہیں　　زہراؑ کا امتیاز رسالتمآبؐ ہیں
مہکا ہے جن سے دامنِ تہذیبِ انبیا　　زہراؑ کے لالہ زار میں گیارہ گلاب ہیں
بیٹے ہیں شہرِ حکمت و دانش کے تاجدار　　شوہر دیارِ علم پیمبرؐ کا باب ہیں
زینبؑ کا عزم، قوتِ صبرِ دلِ حسینؑ　　زہراؑ کا ایک گھر ہے کئی انقلاب ہیں
خیرہ ہوا ہے دیدۂ تاریخِ زندگی　　جمتی نہیں نگاہ کہ وہ آفتاب ہیں
فردوس کی حریص نگاہوں کو کیا خبر　　اُن کے لہو سے سارے چمن پُرشباب ہیں
خلاق کی نگاہ نے خلقت سے پیشتر　　جو مسکرا کے دیکھے تھے وہ چودہ خواب ہیں
نظمیؔ خوش بیاں ترے اشعارِ منقبت　　بزمِ سخنوراں میں بہت کامیاب ہیں

قطعات

علامہ ماتیؔ جائسی

نکلے ہمارے منھ سے اگر کوئی ایسی بات　　جس پر کسی طرح غلطی کا گماں نہ ہو
شاہد ہو جس کلام کی تاریخ روزگار　　جو گوشِ حق نیوش پہ ہرگز گراں نہ ہو
تردید جس کی کر نہ سکے مدعی کبھی　　لیکن ہو معترض کہ یہ قصہ بیاں نہ ہو
اچھا اِس اعتراض کی غایت تو پوچھیے　　کیا مدّعا یہ ہے کہ حقیقت عیاں نہ ہو
کیا اس سے یہ غرض ہے کہ دنیا میں حرفِ حق　　گونگے کا خواب بن کے رہے داستاں نہ ہو

****

عاجز جب آدمی ہوا آئی خدا کی یاد　　پایا نہ راستہ تو ہوئی رہ نما کی یاد
غفلت میں محو رکھتی ہے آسانیِ حیات　　مشکل بھلی کہ آئی تو مشکل کشا کی یاد

****

شہادت اس کو کہیں یا سیاست، اے شبیرؑ!　　عجب مثالِ عدیم المثال قائم کی
مقابلہ کیا باطل سے یوں خدا کی قسم　　کہ مِٹ کے سلطنت لازوال قائم کی

****

یہ تو میں بھی جانتا ہوں بلکہ رکھتا ہوں یقیں　　مومنِ عابد ملائک سے بھی افضل ہے کہیں
لیکن اس کے مرتبے کو کیا سمجھ سکتا ہوں میں　　جس کو خود معبود کہہ دے اَنْتَ زَیْنُ الْعَابِدِیْں علیہ السلام

****

تجھ کو کچھ معلوم ہے اے نوعِ انساں، کس لئے　　اِس قدر قربانیاں شبیرؑ نے کی ہیں پسند
امتیاز ملک و نسل و قوم و ملت توڑ کر　　عالمِ انسانیت کو شہ نے فرمایا بلند